سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پوری قوم کو متحرک ہونا پڑے گا۔ سب کو اپنی کارکردگی بڑھانی پڑے گی ہر شخص کو جہاں بھی وہ ہے زیادہ مستعدی سے کام کرنا ہوگا یہ عوام کی مجموعی طاقت اور ان کا عزم ہی ہے جو قوم کو ترقی کی راہوں پر چلنے کے قابل بنا سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں عوام میں یہ روح پھونکنے اور انہیں خود اپنے لئے پوری قوم کے لئے مفید، مثبت اور ٹھوس کام کرنے کے قابل بنانے میں علمائے کرام بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس کی ہے کہ ہمارے ان بزرگوں کی توجہ ان امور کی طرف ہو اور وہ سمجھیں کہ کرنے کے یہ کام ہیں انہیں میں خدا کی مخلوق کی بہتری ہے انہیں میں مسلمانوں کی بہتری ہے انہی سے 'پاکستان' مضبوط ہوگا خوشحال ہوگا اور اس کا نام بلند ہوگا اور ظاہر ہے انہی سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول علیہ والصلوٰۃ والسلام بھی راضی ہوں گے۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ محکمہ اوقاف مغربی پاکستان کی عملی امداد سے 'پاکستان اکیڈمی برائے ترقی دیہات پشاور' نے پشاور میں علماء کرام کا ایک اجتماع کرایا۔ جس میں ان امور پر غور و فکر کیا گیا۔ یہ اجتماع یا سیمنار ۱۰ اپریل سے ۱۵ اپریل تک ہوا۔ اس میں بعض ممتاز علماء کے علاوہ بالخصوص تحصیل پشاور کے دیہات کے ائمہ خطباء حضرات شریک ہوئے۔ اکیڈمی مذکور کے ڈائرکٹر نے اپنے خطبۂ صدارت میں کہا کہ میری تجویز یہ ہے کہ "علماء اگر کوئی فنی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیں اور روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ذکری کی مادی ترقی کے لئے بھی کوشش کریں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف علماء کی اپنی حالت بہتر ہو جائے گی بلکہ عوام الناس بھی غربت کی لعنت سے نجات حاصل کر لیں گے"۔ موصوف نے یہ بھی کہا کہ علماء کو ضروری تربیت دینے کے لئے اکیڈمی میں انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے علماء کو خاطر خواہ فائدہ پہنچ سکتا ہے اور ان کی وساطت سے دیہاتی عوام کی حالت بھی سدھر سکتی ہے۔

اس سلسلے میں ہم یہ بتلا دیں کہ دنیائے اسلام کی عظیم ترین اور قدیم ترین درسگاہ جامعہ ازہر قاہرہ میں بھی اب اس کا التزام کیا گیا ہے کہ وہاں سے جو بھی علماء دین فارغ ہو کر نکلیں ان کا ذریعۂ معاش صرف امامت اور خطابت تک محدود نہ ہو بلکہ ان کے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی فن ہو جس سے وہ اپنی روزی کما سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ دین کا بھی کام کریں مثلاً جامعۂ ازہر میں علوم دینی کے ساتھ ساتھ زراعت، پھل اگانے، شہد کی مکھیاں اور مرغیاں پالنے، پنیر بنانے اور اس طرح کے دوسرے کاموں کی تربیت دی جاتی ہے۔ نیز جانوروں کے علاج، دانتوں کے علاج اور ایسے ہی دوسرے پیشوں کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ جب یہ علماء دیہات میں جائیں تو وہ دینی زندگی کے ساتھ دیہاتی زندگی کی اصلاح کا کام بھی انجام دے سکیں۔ 'پاکستان اکیڈمی برائے ترقی دیہات پشاور' نے علماء کا اجتماع کر کے قوم و ملک کی ایک نہایت اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف پہلا قدم اٹھایا ہے خدا کرے یہ قدم دوسرے

کے لئے خضرِ راہ بنے ۔ علماء کرام خود قوم کی اس ضرورت کو سمجھیں اور جس طرح وہ دینی معاملات میں قوم کی رہنمائی کرتے ہیں، دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے اور عوام کی حالت سدھارنے میں بھی پیش قدمی کریں ۔ خود بھی معاشی لحاظ سے خود کفیل ہوں اور دیہاتی عوام کو بھی خود کفیل بنائیں ۔

پشاور کے اس چھ روزہ اجتماعِ علماء میں جہاں ان عنوانات پر مقالات پڑھے گئے ۔ ترقی اور اسلام، سائنس اور قرآن دیہاتی زندگی کی ارتقاء میں علماء و ائمۂ مساجد کا حصہ، اہل علم اور کسب معاش، رفاہی کاموں میں علماء کا حصہ۔ وہاں دیہاتی زندگی کے مختلف شعبوں پر بھی تقریریں ہوئیں مثلاً زراعت کے مسائل، ماہی پروری، مگس بانی، بیماریاں اور ان کا علاج وغیرہ۔ اس کے علاوہ علماء کو فسٹ ایڈ کی عملی تربیت دی گئی ۔ شربت کس طرح بنائے جاتے ہیں، انہیں تجربہ کر کے بتایا گیا۔ شہد کی مکھیاں پال کر ہم کتنا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس کے بارے میں معلومات بہم کی گئیں ۔

انگریز جب اس برصغیر میں آیا، تو وہ اپنے ساتھ ایسا نظامِ تعلیم، نظامِ معاشرت، نظامِ حکومت، نظامِ اقتصادیات اور نظامِ تمدن لایا، اور ان نظاموں کے اثرات اس قدر دُور رس تھے کہ اگر اُس وقت ہمارے علماء مسجدوں اور دینی مدارس کے ذریعہ انگریز کے لائے ہوئے ان نظاموں کے بعض مخربِ اسلام اثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ نہ کھڑے ہوتے، تو آج اس برصغیر کے مسلمانوں کی حالت کچھ اور ہوتی ۔ ہمارے ان بزرگوں نے اجنبی حاکموں کی اسلام دشمن کارروائیوں کو ناکام بنایا۔ اور ہر طرح کی مصیبتیں اور ذلتیں برداشت کر کے اس سرزمین میں اسلام کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ مسجد اور دینی مدرسے وہ حصار تھے، جنہوں نے انگریزی تسلط کے ثقافتی یلغار کا مقابلہ کیا ۔

ظاہر ہے اب وہ زمانہ نہیں رہا، اس وقت ہماری اور ضرورتیں ہیں، اس ملک کو مضبوط، خوش حال اور ترقی یافتہ بنانا ہے اور اس کے لئے مذہب، اخلاق اور روحانیت بھی اُسی قدر ضروری ہیں، جس قدر کارخانے اور دوسرے مادی ذرائع ۔ بلکہ سچ پوچھئے تو معنوی طاقتیں ہی مادی ذرائع پیدا کرتی ہیں ۔

پاکستان اکیڈمی برائے ترقی دیہات پشاور اور محکمہ اوقاف مغربی پاکستان قابل مبارک ہیں کہ انہوں نے علماء کے اس اجتماع کا انتظام کر کے قوم کو ایک ایسی راہ دکھائی ہے کہ اگر اُس پر چلا گیا، تو نہ صرف علماء خاص کر دیہات کے ائمہ و خطباء کی معاشی پریشانیاں دُور ہو سکیں گی، بلکہ وہ قومی زندگی میں ایک نئی روح اور تعمیری جذبۂ عمل پیدا کر سکیں گے ۔ دین اور دنیا کی دوئی کو ختم کرنے کا یہی طریقہ ہے ۔